Storybooks UK

global-asp.github.io/storybooks-uk

سکیما کا گانا

Written by: Ursula Nafula
Illustrated by: Peris Wachuka
Translated by: Samrina Sana

This story originates from the African Storybook (africanstorybook.org) and is brought to you by Storybooks UK in an effort to provide children's stories in UK's many languages.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
https://creativecommons.org/licenses/by/4.0

سکیما کا گانا

Ursula Nafula
Peris Wachuka
Samrina Sana
Urdu
Level 3

(imageless edition)

سکیپیا اپنے والدین اور اپنی چار سالہ بہن   کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ ایک امیر آدمی کی زمین پر رہتے تھے۔ اُن کی گھاس سے بنی جھونپڑی، درختوں کی قطار میں سب   سے آخر پر تھی۔

امیر آدمی اپنے بیٹے کو دوبارہ دیکھ کر بہت خوش تھا۔ اُس نے سکیپیا کو اُس کی حوصلہ افزائی   کے لیے انعام دیا۔ وہ اپنے بیٹے اور سکیپیا کو   لے کر ہسپتال گیا تاکہ سکیپیا کی نظر دوبارہ واپس آسکے۔

جب سکیہا تین سال کا تھا تو وہ بیمار ہو گیا اور اُس نے اپنی بینائی کھو دی۔ سکیہا ایک ہنرمند لڑکا تھا۔

اُسی ہر جے دو آدمی کسی کو سٹریچر پر اُٹھا ئے لا ر ہے ہے تھے۔ اُنہیں امیر آدمی کا بیٹا زخمی حالت میں سڑک کی بائیں جانب گِرا ہوا ملا۔

سکینا نے بہت سے ایسے کام کیے جو باقی چھ سالہ لڑکے نہیں کر سکتے تھے۔ مثال کے طور پر، وہ اپنے گاوں کے بڑے بزرگ ممبران کے ساتھ بیٹھتا اور ضروری معاملات کے بارے میں بات چیت کرتا۔

سکینا نے اپنا گانا ختم کیا اور واپس جانے کے مڑا۔ لیکن امیر آدمی بھاگتا ہوا باہر آیا اور کہا مہربانی کر کے دوبارہ گاو۔

سکھیا کے والدین امیر آدمی کے گھر پر کام کرتے تھے۔ وہ صبح سویرے جلدی گھر سے چلے جاتے اور شام دیر سے گھر واپس آتے۔ سکھیا اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ رہتا۔

مزدور رُک گئے جو کام وہ کر رہے تھے۔ اُنہوں نے سکھیا کے خوبصورت گانے کو غور سے سُنا، لیکن ایک آدمی نے کہا، ابھی تک کوئی بھی مالک کو حوصلہ نہیں دے پایا۔ کیا یہ اندھا لڑکا اُسے حوصلہ دے پائے گا؟

سکھیا کو گا نے گانا بہت پسند تھا۔ ایک دن اُس کی ماں
نے پوچھا سکھیا تم یہ گا نے کہاں سے سیکھتے ہو؟

وہ ایک بڑکی کھڑی کے نیچے کھڑا ہو گیا اور اپنا پسندیدہ گانا
گا نے لگا۔ دھیرے دھیرے، اُس ایر آدمی کا سر کھڑکی
سے نظر آ نے لگا۔

سکیہا نے جواب دیا، یہ مجھے ایسے ہی آجا تے ہیں
امی۔ میں انہیں اپنے دماغ میں سنتا ہوں اور پھر میں گاتا
ہوں۔

اگلے دن، سکیہا نے اپنی چھوٹی بہن سے اُ سے اُس
ایر آدمی کے گھر تک لے جا نے کے لیے کہا۔

سکھیا کو اپنی چھوٹی بہن کے لیے گانا پسند تھا، خاص طور پر جب وہ بھوک محسوس کرتی تھی۔ اُس کی بہن اُسے اپنا پسندیدہ گانا گاتے ہوئے سنتی اور اُس کی پر سکون دھن پر جھوم اُٹھتی۔

حتیٰ کہ سکھیا نے ہار نہیں مانی۔ اُس کی چھوٹی بہن نے اُسے سہارا دیا اُس نے کہا سکھیا کے گانے مجھے سکون بخشتے ہیں جب میں بھوکی ہوتی ہوں۔ یہ اُس کو بھی ضرور راحت دیں گے۔

سکھیا کیا یہ تم بار بار گا سکتے ہو؟ اُس کی بہن اُس کی منت کرتی۔ سکھیا اُس کی بات مانتا اور بار بار گاتا۔

میں اُس کے لیے گا سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ دوبارہ خوش ہو جائے سکھیا نے اپنے والدین کو بتایا۔ لیکن اُس کے والدین نے منع کر دیا۔ وہ بہت امیر ہے اور تم صرف ایک اندھے لڑکے ہو۔ تمہیں لگتا ہے کہ کیا تمہارا گانا اُس کی کوئی مدد کر سکتا ہے؟

ایک شام جب اُس کے والدین گھر آئے وہ بہت خاموش تھے۔ سکہیا جانتا تھا کہ کچھ غلط ہے۔

کیا پریشانی ہے؟ امی ابو؟ سکہیا نے پوچھا۔ سکہیا کو پتہ چلا کہ امیر آدمی کا بیٹا غائب ہے۔ وہ آدمی بہت اکیلا اور اُداس ہے۔